مولانا عبدالسلام ندوی

تصنیفات' تالیفات' تراجم

محمد الیاس الاعظمی ☆

علامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷ - ۱۹۱۴ء) نے ناموران علم و فن کا جو کارواں اپنے پیچھے چھوڑا تھا مولانا عبدالسلام ندوی اس کے رکن اعظم تھے' وہ مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸- ۱۹۵۸ء) کے رفیق کار علامہ سید سلیمان ندوی (۱۸۸۴- ۱۹۵۳ء) کے دست راست اور دارالمصنفین کے بانیوں میں سے تھے' مدۃ العمر تصنیف و تالیف میں مصروف رہے' اسوہ صحابہؓ و صحابیاتؓ ' تاریخ اخلاق اسلامی' سیرت عمر بن عبدالعزیز' شعرالہند' اور اقبال کامل جیسی معرکتہ الاراء کتابیں لکھیں' سیرۃ النبیؐ کی تالیف میں بھی حصہ لیا اس کے علاوہ متعدد اہم علمی کتابوں کا ترجمہ کیا اور مختلف موضوعات پر بہت سارے مضامین و مقالات لکھے۔

وہ ۱۸۸۲ء میں ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاوں علاء الدین پٹی میں پیدا ہوئے ' ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی پھر حصول علم کیلئے کان پور' آگرہ اور چشمہ رحمت غازی پور آگئے اور آخر میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ گئے جہاں سے ۱۹۱۰ء میں درسیات کی تکمیل کی اور وہیں ادب کے استاد مقرر ہوئے' اسوقت علامہ شبلی نعمانی ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم تھے علامہ شبلی نے یہیں مولانا عبدالسلام ندوی کی تصنیف و تالیف کیلئے خاص تربیت کی۔

مولانا عبدالسلام ندوی کی مضمون نگاری کا آغاز دور طالب علمی سے ہوا اور ۱۹۰۶ء میں پہلا مضمون تناسخ پر لکھا جسے علامہ شبلی نے الندوۃ میں اپنے خصوصی نوٹ کے ساتھ نہ صرف شائع کیا بلکہ انعام سے بھی نوازا' مولانا اپنی صلاحیتوں کیوجہ سے علامہ شبلی کی زندگی ہی میں پہلے

☆ ریسرچ اسکالر' شبلی کالج - اعظم گڑھ ' بھارت

الندوۃ کے سب ایڈیٹر پھر ایڈیٹر ہوئے' ان کے متعلق علامہ شبلی نے ایک کامیاب مصنف ہونے کی پیشن گوئی کی تھی جو پوری ہوئی اور ان کا شمار اردو کے نامور مصنفین اور انشا پردازوں میں ہوا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے جب کلکتہ سے الہلال نکالا تو مولانا عبدالسلام ندوی کو کلکتہ بلا لیا' مولانا نے الہلال میں مختلف موضوعات پر متعدد مضامین و مقالات لکھے چونکہ ان مضامین میں نام کی صراحت نہیں ہوتی تھی اسلیئے اب یہ امتیاز کرنا مشکل ہے کہ ان کی تحریریں کون کون سی ہیں۔

۱۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء کو علامہ شبلی کا انتقال ہوا اور ان کے ادھورے علمی کاموں کی تکمیل کی ذمہ داری ان کے شاگرد رشید مولانا سید سلیمان ندوی کے سپرد ہوئی' انہوں نے علامہ شبلی کے تخیل کے مطابق دارالمصنفین کی بنیاد ڈالی تو مولانا عبدالسلام ندوی کو کلکتہ سے اعظم گڑھ بلا لیا مولانا اعظم گڑھ آئے تو اس سے مر کر ہی جدا ہوئے۔

مولانا خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے انہوں نے مختلف موضوعات مثلاً مذاہب' قرآن و حدیث' فقہ' تاریخ و تصوف' تعلیمات' سیر و سوانح' فلسفہ و کلام اور شعر و ادب پر خامہ فرسائی کی' اور بے شمار تحریریں یادگار چھوڑیں' سید صباح الدین عبدالرحمان مرحوم لکھتے ہیں کہ:

ان کا پہلا مضمون ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا اور جب ۴۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ان کا انتقال ہوا تو اس روز بھی ان کا قلم ہاتھ سے نہیں چھوٹا' اس پچاس سال میں قرآن پاک' تفسیر' حدیث' سیرت' کلام' فلسفہ' منطق' نفسیات' اجتماعیات' تاریخ اور شعر و ادب شاید ہی کوئی ایسا فن رہ گیا ہو جس کے کسی نہ کسی گوشہ پر ان کا قلم نہ چلا ہو' علم و فن کا اتنا طویل المدت خدمت گذار اردو زبان میں شاید ہی کوئی گذرا ہو۔

مولانا فطری ادیب و انشا پرداز اور مصنف تھے اور بقول سید صباح الدین مرحوم ان کا علم سراسر وھبی تھا وہ جو کچھ لکھتے اس میں ان سے زیادہ قدرت کی فیاضی کو دخل تھا اور قدرت ان کے ساتھ کچھ ایسی فیاض واقع ہوئی تھی کہ قرآنی حقایق ہوں یا فلسفیانہ دقایق تاریخی نکات ہوں یا ادبی مباحث جس پر وہ لکھتے اس کو پانی کر دیتے۔

مولانا نے علامہ شبلی کے اسلوب نگارش کو اختیار کیا اور اس میں وہ سب سے زیادہ کامیاب رہے بقول سید صباح الدین عبدالرحمان مرحوم ان کی بعض تحریریں تو ایسی ہیں کہ اگر نہ

بتایا جائے تو یہ کہنے میں تامل نہ ہوگا کہ یہ مولانا شبلی کی ہیں"۔ اور ایک معاملہ میں تو وہ سب سے نامور تھے وہ جو کچھ لکھتے وہ حرف آخر اور انتہائی صاف ستھرا ہوتا اس میں قطع و برید اور ترمیم و اضافہ کی کوئی ضرورت نہ ہوتی، مولانا نے اپنی تحریروں پر کبھی نظرثانی نہیں کی۔

مولانا نے کئی اہم کتابوں کا ترجمہ کیا ان کو ترجمہ نگاری پر بڑا عبور حاصل تھا ان کے ترجمہ پر اصل کا گمان ہوتا ہے، اسی لیے ان کا شمار اردو کے چند انتہائی کامیاب ترجمہ نگاروں میں ہوتا ہے۔

مولانا شاعر بھی تھے اور شمیم تخلص کرتے تھے ان کی غزلیں ماھنامہ معارف اعظم گڑھ کی قدیم فائلوں میں دیکھی جا سکتی ہیں ان کا یہ ذوق علامہ شبلی، محبوب الرحمان کلیم، شمشاد فرنگی محلی، اقبال سہیل اور جگر و اصغر کی صحبتوں کا نتیجہ تھا، مولانا لکھنؤ کی شاعری کو دلی کی شاعری پر ترجیح دیتے تھے اور خود بھی جلال کے رنگ میں شعر کہتے تھے ان کے کچھ اشعار داغ و میر کے رنگ میں بھی ہیں۔

مثل منصور جنہیں حق نے کیا ہے حق گو
اور بے باک سردار ہوئے جاتے ہیں

مولانا نہایت شریف، نیک اور معصوم صفت تھے، شہرت اور نام و نمود سے ہمیشہ دور رہے، لیکن ان کے قابل قدر کاموں نے ان کو شہرت کے دربار میں بقائے دوام کی نعمت بخشی، ان کا کل سرمایہ حیات دارالمصنفین تھا، ۴۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو دارالمصنفین میں انتقال کیا اور علامہ شبلی کے مزار سے چند گز فاصلہ پر دارالمصنفین میں سپرد خاک کئے گئے۔

مولانا کی جامعیت اور عبقریت کے سبب مولانا کی تحریروں کا یہ اشاریہ تیار کیا گیا ہے اس اشاریہ میں صرف مولانا کی تحریریں ہیں ان کی شخصیت اور خدمات پر جو مضامین و مقالات لکھے گئے ہیں انہیں شامل نہیں کیا گیا ہے، اس اشاریہ میں پہلے مولانا کی کتابوں کا بہ اعتبار حروف تہجی مختصر تعارف ہے پھر مضامین و مقالات کو موضوعاتی اعتبار سے تقسیم کر کے تاریخی ترتیب برقرار رکھی گئی ہے، امید ہے یہ اشاریہ محققین اور ادب عالیہ کے قدر دانوں کیلئے مفید ثابت ہوگا۔

تصنیفات و تراجم

(۱) ابن خلدون

۱۹۴۰ء ۔ صفحات ۲۵۹

مطبع معارف اعظم گڑھ۔

یہ کتاب مشہور مصری عالم ڈاکٹر طہ حسین نے فرانسیسی زبان میں لکھی تھی بعد میں اس کا عربی ترجمہ ہوا' یہ اردو ترجمہ اسی کتاب کا ہے اس میں فلسفہ اجتماعیات کے پہلے عالم ابن خلدون کے حالات و سوانح اور ان کے سیاسی' اقتصادی' اجتماعی اور عمرانی نظریات اور فلسفہ پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے' اس کا مقدمہ مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے۔

(۲) ابن یمین

اس کتاب میں ابن یمین کے حالات و سوانح اور ان کے کلام پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے' اسے پنجاب کے کسی ناشر نے شائع کیا تھا بڑی تلاش کے باوجود یہ کتاب دستیاب نہ ہو سکی۔

(۳) اسوہ صحابہؓ اول

سنہ درج نہیں صفحات ۳۴۴۔

مطبع معارف اعظم گڑھ۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر سب سے اچھی اور مولانا عبدالسلام ندوی کی معرکتہ الاراء کتاب ہے' اس میں صحابہؓ و صحابیاتؓ کے عقاید' عبارات' معاملات ' طرز معاشرت' حسن معاشرت اور اخلاق وغیرہ کے متعلق موثر اور سبق آموز واقعات کو مفصل قلمبند کیا گیا ہے۔

(۴) اسوہ صحابہؓ دوم

طبع ششم ۱۹۲۲ء صفحات ۴۴۷۔

مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس میں مولانا نے صحابہ کرامؓ کے علمی و دینی اور سیاسی و عملی کارناموں کو اس انداز سے لکھا ہے جس سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اسلام کی تعلیمات کا عملی نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا

ہے اور مسلمانوں کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہدایت و رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔

اسوہ صحابہؓ دونوں جلدوں کے ابتک متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(۵) اسوہ صحابیاتؓ

طبع ششم ۱۹۸۷ء صفحات ۸۰

مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس کتاب میں ازواج مطہراتؓ ' بنات طیباتؓ اور اکابر صحابیاتؓ کی زندگی کے دینی و اخلاقی اور معاشرتی حالات کو سبق آموز انداز میں جمع کر دیا گیا ہے اور ان کی مذہبی و اخلاقی اور علمی خدمات کی بھی تفصیل لکھ دی گئی ہے' یہ خواتین کیلئے بہترین زاد راہ اور تحفہ ہدایت ہے' ابتک اس کے متعدد ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

(۶) اقبال کامل

طبع سوم ۱۹۷۵ء ۔ صفحات ۔ ۴۰۰ ۔

مطبع معارف اعظم گڑھ ۔

اس کتاب میں علامہ اقبال کے حالات و سوانح' اخلاق و کردار اور تصانیف پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے اور ان تصانیف کا بھی ذکر ہے جن کو وہ لکھنا چاہتے تھے مگر اسے مکمل نہ کر سکے اس کے بعد ان کی شاعرانہ عظمتوں کی سرگذشت ہے جس کے مختلف ادوار قائم کر کے ہر دور کے کلام پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے' ان کے فارسی کلام پر بھی تنقیدی نگاہ ڈالی گئی ہے پھر ان کے کلام کے محاسن ومعائب دکھائے گئے ہیں اور اس کی شہرت و مقبولیت کے اسباب اور ان کے کلام کے ترجموں کا بھی ذکر ہے اس کے بعد ان کے فلسفہ خودی اور اس کے اجزاء و عناصر پر روشنی ڈالی گئی ہے ساتھ ہی فلسفہ بے خودی کا مختصر ذکر بھی ہے بعد ازاں علامہ اقبال کے نظریہ ملت ' تعلیم' سیاست ' صنف لطیف ' فنون لطیفہ ' اور نظام اخلاق وغیرہ کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا گیا ہے آخر میں نعتیہ کلام پر ایک ریویو ہے اس طرح یہ کتاب علامہ اقبال کی ہمہ گیر شخصیت پر ایک عمدہ کتاب ہے۔

ہندو پاک سے اب تک اس کے بھی متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(۷) القضا فی الاسلام

۱۹۲۹ء ۔ صفحات ۹۲ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس میں شہادت اور فصل مقدمات کے اسلامی اصول و قوانین تحریر کر کے ان کی توضیح و تشریح کی گئی ہے ' یہ کتاب عرصہ دراز سے بازار میں دستیاب نہیں ہے اس کے طبع جدید کی ضرورت ہے۔

(۸) انقلاب الامم

سن درج نہیں صفحات ۱۶۲ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

یہ کتاب مشہور فرانسیسی عالم و مفکر گستاولی بان کی کتاب کے عربی ترجمہ کا اردو ترجمہ ہے اس میں ان نفسی اصول و قواعد اور اخلاقی قوانین کی توضیح و تشریح کی گئی ہے جن سے قوموں کی ترقی و تنزل وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح افراد میں ایک مخصوص روح ہوتی ہے جس کے مطابق اس کے تمام افعال صادر ہوتے ہیں اسی طریقہ سے قوموں میں مخصوص اخلاق و عادات ہوتے ہیں جن پر ان کی ترقی و تنزل کا دارومدار ہوتا ہے' اس کتاب میں انہیں اخلاق و عادات کو دکھایا گیا ہے۔

(۹) امام رازیؒ

۱۹۵۰ء ۔ صفحات ۳۹۰ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس کتاب میں امام فخرالدین رازی کی ولادت سے وفات تک کے مفصل حالات و سوانح کارنامے اور ان کی تصانیف پر نقد و تبصرہ لکھا گیا ہے نیز ان کے فلسفہ و علم کلام اور اس کے اصول و نظریات کی توضیح و تشریح اور ان پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے۔

(۱۰) اسلامی قانون فوجداری

مئی ۱۹۲۹ء ۔ صفحات ۴۵۳ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

یہ مولانا سلامت علی خاں کی تصنیف کتاب الاختیار کا اردو ترجمہ ہے' اس میں تمام تعزیرات و جرائم کے متعلق اسلامی قانون فوجداری کی تمام دفعات مختلف ابواب و فصول میں فقہ کی مستند کتابوں کے حوالے سے جمع کر دی گئی ہیں۔

(۱۱) التربیتہ الاستقلالیتہ

۱۹۲۶ء ۔ صفحات ۳۰۷ ۔ مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

یہ کتاب الفونس ایکروس کی کتاب "انیسویں صدی کا امیل" کے عربی ترجمے کا اردو ترجمہ ہے اس میں اولاد کی تعلیم و تربیت اور اس کے صحیح طریقہ پرورش پر روشنی ڈالی گئی ہے' نیز فلسفہ تعلیم کا بھی ذکر ہے۔

(۱۲) تاریخ الحرمین الشریفین ۔

سنہ درج نہیں ۔ صفحات ۲۲۶ ۔ صوفی پبلشنگ کمپنی منڈی بہاوالدین ۔ پنجاب

یہ کتاب دراصل محمد لبیب التبنونی کی کتاب الرحلتہ الحجازیہ کے تلخیص و ترجمہ پر مشتمل ہے' اس میں مکہ مکرمہ' اور مدینہ منورہ کے تاریخی حالات اہل مکہ و مدینہ کے اخلاق' عادات و اطوار' خانہ کعبہ' مسجد نبوی' حجر اسود اور حج و قربانی کی مفصل تاریخ بیان کی گئی ہے۔

اس کا مقدمہ مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے یہ کتاب اب گویا نایاب ہے۔

(۱۳) تاریخ اخلاق اسلامی (دو جلد)

مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس کتاب میں نبوت سے پہلے عربوں کے اخلاق و کردار کی تصویر دکھائی گئی ہے پھر سے اسلام نے اس میں جو تبدیلیاں پیدا کیں اور عہد رسالت میں جسطرح اخلاق و کردار کی تعمیر و تشکیل عمل میں آئی اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

(۱۴) تاریخ فقہ اسلامی

طبع چہارم ۱۹۷۳ء ۔ صفحات ۴۷۳ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ

یہ کتاب مصری فاضل محمد خضری کی کتاب التشریع الاسلامی کا اردو ترجمہ ہے اس میں فقہ کی اسلامی مفصل تاریخ بیان کی گئی ہے اور ہر عہد کے فقہا کے حالات اور ان کے مذاہب و خصوصیات اور فقہ کی ترقی کے اسباب وغیرہ کو مفصل تحریر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جبتک اسلامی علوم کی ترقی کا دور رہا فقہ اسلامی بھی ارتقا کی منزلیں طے کرتی رہی مگر اس کے بعد اس پر بھی جمود طاری ہو گیا۔

(۱۵) تاریخ التنقید

یہ مولانا کی غیر مطبوعہ کتاب تھی اس کا مسودہ میری نظر سے نہیں گذرا مولانا سعید انصاری نے اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ مسودہ کی شکل میں ہے اور آئندہ چھپے گی' جناب سید صباح الدین عبدالرحمان مرحوم سابق ناظم دارالمصنفین نے بھی اپنے مضمون میں اس کا تذکرہ کیا ہے مگر اب یہ مسودہ کہاں ہے کچھ پتہ نہیں۔

(۱۶) حکمائے اسلام اول

۱۹۵۳ء ۔ صفحات ۴۹۶ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ

اس کتاب میں فلسفہ یونان کی تاریخ اور اس کے ماخذ فلسفہ اشراق اور علوم عقلیہ میں مسلمانوں کی اشاعت کی مختصر تاریخ اور اس کے قدیم مراکز کی تفصیل ہے پھر یعقوب کندی سے راغب اصفہانی تک کل ۲۴ اکابر حکمائے اسلام کے مستند حالات و واقعات اور ان کی علمی خدمات و کمالات اور ان کے فلسفیانہ و متکلمانہ نظریات و خیالات کا مفصل ذکر اس کتاب سے فلسفہ اسلام کے علاوہ فلسفہ یونان کی بھی تاریخ سامنے آ جاتی ہے۔

(۱۷) حکمائے اسلام دوم

۱۹۵۶ء ۔ صفحات ۳۴۷ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ

اس میں عمر خیام سے محمد بن عبدالکریم مہندس تک ۴۲ حکمائے اسلام کے مستند حالات اور ان کی علمی خدمات اور فلسفیانہ اصول و نظریات کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے' اس میں حکمائے ہندوستان کے مختلف خانوادوں مثلاً خاندان فرنگی' خاندان خیرآباد اور دوسرے خانوادہ علم و فن کے مشہور حکماء کے حالات و خصوصیات اور ان کے کارناموں کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

(۱۸) حیات شبلی

اس کتاب میں مولانا عبدالسلام ندوی مرحوم نے اپنے استاذ اور مربی خاص اور شہرہ آفاق عالم و مورخ علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمہ کی سوانح عمری لکھی ہے اس کا مسودہ دارالمصنفین کے کتب خانہ میں منتشر اوراق کی شکل میں محفوظ ہے ' اس کا کچھ حصہ ڈاکٹر کبیر احمد جائسی صاحب نے ادیب عبدالسلام ندوی نمبر میں شائع کیا تھا' کاش یہ اپنی ناکمل صورت ہی میں طبع ہو جاتی ۔

(۱۹) سیرت عمر بن عبدالعزیز۔

طبع سوم ۱۹۴۶ء ۔ صفحات مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس کتاب میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مفصل حالات و سوانح اور ان کے علمی و عملی اور سیاسی کارناموں کو بہ تفصیل قلمبند کیا گیا ہے یہ کتاب بقول شاہ صاحب اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی تازگی اور غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی عظمت کا نقش قائم ہوتا ہے۔

(۲۰) شعر الہند اول

۱۹۸۱ء ۔ صفحات ۴۹۰ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس کتاب میں اردو شاعری کی ابتداء سے دور جدید کے شعراء یعنی فانی بدایونی' حسرت موہانی' اصغر گونڈوی' شاد عظیم آبادی' عزیز لکھنوی' اکبر الہ آبادی' جوش ملیح آبادی اور علامہ اقبال وغیرہ کا تذکرہ ہے اس کے بعد اردو شاعری کو مختلف ادوار میں تقسیم کر کے ہر دور کی شاعری اور شعراء کے الگ الگ حالات شاعری کا پس منظر' اور خصوصیات' عہد بہ عہد کے تغیرات اور اس کے اسباب کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے' شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں اردو شعراء کے قدیم تذکروں کی فہرست اور ان کا مختصر تجزیہ بھی ہے۔

(۲۱) شعر الہند دوم

۱۹۳۹ء ۔ صفحات ۴۵۹ ۔ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

اس میں اصناف شاعری غزل' ریختی' و اسوخت' قصیدہ' مرثیہ' مثنوی' ڈراما اور مذہبی' صوفیانہ' اخلاقی اور فلسفیانہ شاعری پر ادبی و تاریخی حیثیت سے تبصرہ کیا گیا ہے جس سے اس کی پوری سرگذشت سامنے آجاتی ہے' آخر میں شعر کے اجزاء و عناصر اور محسنات بیان کئے گئے اور اور اردو شاعری میں ہندوستانی اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

اس حصہ کے شروع میں اردو تنقید کی مختصر تاریخ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح شعر الہند اردو شاعری کا پہلا جامع تذکرہ ہے جس سے اردو شاعری کے تمام رخ سامنے آجاتے ہیں۔

(۲۲) شعر العرب

مولانا عبدالسلام ندوی علامہ شبلی نعمانی کی شعر العجم کے انداز پر عرب شعراء کے حالات اور ان کے شاعرانہ کمالات کی تاریخ لکھنا چاہتے تھے مگر یہ کام پایہ تکمیل کو نہ پہونچا سکے اس کا ناتمام مسودہ دارالمصنفین کے کتب خانہ میں موجود ہے اور زیور طبع سے آراستہ ہونے کا منتظر ہے۔

(۲۳) فطرت نسوانی

۱۹۲۴ء۔ صفحات ۱۸۹۔ صوفی پرنٹنگ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ منڈی بہاوالدین

یہ کتاب پروفیسر ہنری مارٹن فرانسیسی کی ایک مفصل کتاب کی تلخیص ہے اس میں فلسفیانہ انداز میں خواتین کی اخلاقی، معاشرتی اور ذہنی تاریخ تحریر کی گئی ہے نیز مرد و عورت کی فطرت و اخلاق کا فلسفیانہ موازنہ بھی کیا گیا ہے، یہ کتاب بھی اب گویا نایاب ہے۔

(۲۴) فقرائے اسلام

اس کتاب میں مولانا عبدالسلام ندوی نے ان علمائے اسلام کے حالات و واقعات اور ان کے علمی و عملی کارناموں کی تفصیل لکھی ہے جنہوں نے علم و فضل کے بلند ترین مقام پر فائز ہونے کے باوجود فقر وفاقہ اور درویشانہ زندگی گذاری، یہ کتاب میری نظر سے نہیں گذری، شاہ صاحب" نے لکھا ہے کہ اسے صوفی پبلشنگ کمپنی منڈی بہاوالدین نے شائع کیا تھا، دارالمصنفین کے کتب خانہ میں رجسٹر اندراج میں مطبع کی جگہ آرٹ پریس لاہور لکھا ہوا ہے۔

مشترک تصانیف

علامہ سید سلیمان ندوی کے بعض اہم علمی اور تحقیقی کتابوں کی تالیف میں مولانا بھی شریک رہے جس میں شہرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی بھی شامل ہے اس کا اعتراف مولانا سید سلیمان ندوی نے ان کتابوں کے مقدمہ میں کیا ہے وہ کتابیں یہ ہیں۔

(۱) سیرۃ النبیؐ جلد منصب نبوت (۲) سیرۃ النبیؐ جلد معجزات (۳)سیرۃ النبیؐ جلد اخلاق (۴)حیات شبلی وغیرہ۔

مضامین و مقالات

مذاہب

۱۔ تناسخ ، الندوہ ، ۳/۳ ، مئی ۱۹۰۶ء

۲۔ تناسخ ، الندوہ ، ۳/۴ ، جون ۱۹۰۶ء

۳۔ فیالوجی اور اسلام ،الندوہ ، ۶/۸ ، ستمبر ۱۹۰۹ء

۴۔ اسلام عیسائی ممالک میں ،الندوہ ، ۷/۴ ، اپریل ۱۹۱۰ء

۵۔ تطبیق مذہب و سائنس ، الندوہ ، ۷/۶ ، جون ۱۹۱۰ء

۶۔ فطرت اسلام (یورپ کا مذہبی تعصب) ، الندوہ ، ۷/۷ ، جولائی ۱۹۱۰ء

۷۔ مدینۃ المسیحیہ والاسلام ، الندوہ ، ۷/۱۰ ، اکتوبر ۱۹۱۰ء

۸۔ تحریفات یہود ، معارف ، ۲/۳ ، ستمبر ۱۹۱۷ء

۹۔ اسلام اور نصرانیت کی کشمکش روس میں ، معارف ، ۲/۱۰ ، اپریل ۱۹۱۸ء

۱۰۔ اسلام اور نصرانیت کی کشمکش روس میں ، معارف ، ۲/۱۱ ، مئی ۱۹۱۸ء

۱۱۔ اسلام اور نصرانیت کی کشمکش روس میں ، معارف ، ۳/۱ ، جولائی ۱۹۱۸ء

۱۲۔ اسلام اور نصرانیت کی کشمکش روس میں ، معارف ، ۳/۲ ، اگست ۱۹۱۸ء

۱۳۔ اسلام اور نصرانیت کی کشمکش روس میں ، معارف ، ۳/۳ ، ستمبر ۱۹۱۸ء

۱۴۔ اسلام کے مختلف فرقوں کی نشوونما ، معارف ، ۳/۱۰ ، اپریل ۱۹۱۹ء

۱۵۔ اسلام کے مختلف فرقوں کی نشوونما ، معارف ، ۳/۱۱ ، مئی ۱۹۱۹ء

۱۶۔ عیسائی مذہب کی تمدنی ناکامیاں ، معارف ، ۵/۳ ، مارچ ۱۹۲۰ء

۱۷۔ دین حنیف ، معارف ، ۶/۱ ، جولائی ۱۹۲۰ء

۱۸۔ بگڑا ہوا اسلام ، معارف ، ۶/۳ ، ستمبر ۱۹۲۰ء

۱۹۔ طلاق عیسائی مذہب میں ، معارف ، ۹/۳ ، مارچ ۱۹۲۲ء

۲۰۔ اسلام اور عیسائیت ، معارف ، ۱۱/۲ ، فروری ۱۹۲۳ء

۲۱۔ اسلام اور عیسائیت ، معارف ، ۱۱/۳ ، مارچ ۱۹۲۳ء

۲۲۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی مودت ، معارف ، ۲۱/۵ ، مئی ۱۹۲۸ء

(۲) قرآنیات

۲۳۔ زکوٰۃ، الندوہ، ۹/۵، اکتوبر ۱۹۰۸ء

۲۴۔ قصص الانبیاء اور قرآن مجید، الندوہ، ۹/۷، ستمبر ۱۹۰۹ء

۲۵۔ برکات آسمانی اور قرآن مجید، الندوہ، ۵/۹، مئی ۱۹۱۲ء

۲۶۔ قرآن مجید اور شاعری، معارف، ۶/۵، جون ۱۹۲۰ء

۲۷۔ سورہ قیامہ کے چند نکات (حمید الدین فراہی)، معارف، ۱/۷، جنوری ۱۹۲۱ء

۲۸۔ نزول القرآن علی سبعۃ احرف، معارف، ۵/۲۵، مئی ۱۹۳۰ء

۲۹۔ خصائص قرآن مجید، معارف، ۶/۲۹، جون ۱۹۳۲ء

۳۰۔ کیا قرآن مجید ایک مسجع کلام ہے، معارف، ۱/۳۵، جنوری ۱۹۳۵ء

۳۱۔ معجزہ قرآن کی نوعیت: معنوی پہلو، معارف، ۴/۶۶، اکتوبر ۱۹۵۰ء

۳۲۔ معجزہ قرآن کی نوعیت: معنوی پہلو، ۵/۶۶، نومبر ۱۹۵۰ء

(۳) حدیث:

۳۳۔ صحیح مسلم، الندوہ، ۱۲/۳، جنوری ۱۹۰۶ء

۳۴۔ محدثین کرام کے فضائل اخلاق، معارف، ۹/۱، مارچ ۱۹۱۷ء

۳۵۔ محدثین کرام کے فضائل اخلاق، معارف، ۱۰، مارچ ۱۹۱۷ء

۳۶۔ کیا علم حدیث پر سلطنت کا اثر پڑا ہے، معارف، ۵/۳۴، نومبر ۱۹۳۴ء

(۴) فقہ

۳۷۔ علم فقہ کا نیا باب (فرقہ ضالہ کے متعلق)، معارف، ۳/۸، ستمبر ۱۹۲۱ء

۳۸۔ تحریم سود کے علل و اسباب، معارف، ۶/۱۳، جون ۱۹۲۴ء

۳۹۔ تحریم سود کے علل و اسباب، معارف، ۶/۱۴، جولائی ۱۹۲۴ء

۴۰۔ تحریم سود کے علل و اسباب، معارف، ۲/۱۴، اگست ۱۹۲۴ء

۴۱۔ تحریم سود کے علل و اسباب، معارف، ۳/۱۴، ستمبر ۱۹۲۴ء

۴۲۔ القضا فی الاسلام، معارف، ۵/۲۰، نومبر ۱۹۲۷ء

۴۳۔ القضا فی الاسلام، معارف، ۲۰/۶، دسمبر ۱۹۲۷ء

۴۴۔ القضا فی الاسلام، معارف، ۲۱/۱، جنوری ۱۹۲۸ء

۴۵۔ القضا فی الاسلام، معارف، ۲۱/۲، فروری ۱۹۲۷ء

۴۶۔ مسلمانوں کے چند مخصوص اوقاف، معارف، ۳۴/۴، اپریل ۱۹۳۴ء

(۵) سیرت

۴۷۔ معجزات اور اسباب خفیہ، معارف، ۱۱/۱، جنوری ۱۹۲۳ء

۴۸۔ معجزات، معارف، ۱۱/۵، مئی ۱۹۲۳ء

۴۹۔ نبوت کی ایک اور حقیقت، معارف، ۱۲/۶، دسمبر ۱۹۲۳ء

۵۰۔ اجتہادات نبویہ، معارف، ۱۵/۴، اپریل ۱۹۲۵ء

۵۱۔ اوصاف نبوت اور قرآن مجید، معارف، ۵۰/۲، فروری ۱۹۳۰ء

(۶) تاریخ اسلام

۵۲۔ قسطنطنیہ کے کتب خانے، الندوہ، ۷/۳، مارچ ۱۹۱۰ء

۵۳۔ مسلمانوں کی جغرافیانہ خدمات، الندوہ، ۷/۵، مئی ۱۹۱۰ء

۵۴۔ سلطنت اور مذہبی مداخلت، الندوہ، ۷/۹، ستمبر ۱۹۱۰ء

۵۵۔ العرب قبل الاسلام، الندوہ، ۷/۱۱، نومبر ۱۹۱۰ء

۵۶۔ کیا مسلمانوں نے مطالع ایجاد کر لیے تھے، الندوہ، ۷/۱۲، دسمبر ۱۹۱۰ء

۵۷۔ یادگار سلف، الندوہ، ۸/۱، جنوری ۱۹۱۱ء

۵۸۔ اسلامی علوم وفنون اور یورپ، الندوہ، ۸/۴، اپریل ۱۹۱۱ء

۵۹۔ عمارات اسلام ۔ حریم قدس، معارف، ۱/۱، جولائی ۱۹۱۶ء

۶۰۔ عمارات اسلام ۔ حریم قدس، معارف، ۱/۲، اگست ۱۹۱۶ء

۶۱۔ عمارات اسلام ۔ حریم قدس، معارف، ۱/۳، ستمبر ۱۹۱۶ء

۶۲۔ عمارات اسلام ۔ حریم قدس، معارف، ۱/۴، اکتوبر ۱۹۱۶ء

۶۳۔ خلفائے عباسیہ اور اشاعت اسلام، معارف، ۱/۵، نومبر ۱۹۱۶ء

۶۴۔ اسلامی یتیم خانے، معارف، ۲/۲، اگست ۱۹۱۷ء

۶۵۔ موجودہ مشرقی کتب خانے ' معارف ' ۹/۲ ' مارچ ۱۹۱۸ء

۶۶۔ حاضر المصر ـ یین ' معارف ' ۱۱/۲ ' مئی ۱۹۱۸ء

۶۷۔ موجودہ مشرقی کتب خانے (ترکی ' شام و مصر) ' معارف ' ۱/۴ ' جولائی ۱۹۱۹ء

۶۸۔ موجودہ مشرقی کتب خانے (ترکی ' شام و مصر) ' معارف ' ۲/۴ ' اگست ۱۹۱۹ء

۶۹۔ موجودہ مشرقی کتب خانے (ترکی ' شام و مصر) ' معارف ' ۳/۴ ' ستمبر ۱۹۱۹ء

۷۰۔ اسلامی تمدن کی کامیابیاں ' معارف ' ۴/۵ ' اپریل ۱۹۲۰ء

۷۱۔ خلافت کے لئے اتحاد سلاطین اسلامیہ ' معارف ' ۲/۶ ' اگست ۱۹۲۰ء

۷۲۔ تمدن اسلام کا آغاز ' معارف ' ۳/۱۵ ' مارچ ۱۹۲۵ء

۷۳۔ حجتہ الاسلام ' معارف ' ۵/۱۶ ' نومبر ۱۹۲۵ء

۷۴۔ علماء کا آغاز تنزل آٹھویں صدی میں ' معارف ' ۱/۲۲ ' جولائی ۱۹۲۸ء

۷۵۔ اسلام اور یورپین لباس و تمدن ' معارف ' ۵/۲۴ ' نومبر ۱۹۲۹ء

۷۶۔ اسلامی اقتدار کا اثر یورپ پر ' معارف ' ۴/۲۵ ' اپریل ۱۹۳۰ء

۷۷۔ خلفائے بنوامیہ اور اشاعت اسلام ' معارف ' ۵/۳۰ ' نومبر ۱۹۳۲ء

۷۸۔ علمائے اسلام کا اخلاق ' معارف ' ۵/۵۷ ' مئی ۱۹۴۶ء

۷۹۔ علمائے اسلام کا اخلاق ' معارف ' ۶/۵۷ ' جون ۱۹۴۶ء

۸۰۔ علمائے اسلام کا اخلاق ' معارف ' ۱/۵۸ ' جولائی ۱۹۴۶ء

۸۱۔ علمائے اسلام کا اخلاق ' معارف ' ۳/۵۸ ' ستمبر ۱۹۴۶ء

۸۲۔ اسلامی ہند کے تمدنی کارنامے ' معارف ' ۲/۶۴ ' اگست ۱۹۴۹ء

۸۳۔ اسلامی ہند کے تمدنی کارنامے ' معارف ' ۳/۶۴ ' ستمبر ۱۹۴۹ء

۸۴۔ اسلامی ہند کے تمدنی کارنامے ' معارف ' ۴/۶۴ ' اکتوبر ۱۹۴۹ء

۸۵۔ اسلامی ہند کے تمدنی کارنامے ' معارف ' ۵/۶۴ ' نومبر ۱۹۴۹ء

(۷) تاریخ عام

۸۶۔ تاریخ اخلاق یورپ ' معارف ' ۹/۲ ' مارچ ۱۹۱۸ء

۸۷۔ مسلمانان روس ' معارف ' ۱۱/۲ ' مئی ۱۹۱۸ء

۸۸۔ مسلمانان روس، معارف، ۱/۳، جولائی ۱۹۱۸ء

۸۹۔ مسلمانان روس، معارف، ۲/۳، اگست ۱۹۱۸ء

۹۰۔ مسلمانان روس، معارف، ۳/۳، ستمبر ۱۹۱۸ء

۹۱۔ بالشویک اور مشرق، معارف، ۳/۱۸، ستمبر ۱۹۲۶ء

(۸) تصوف

۹۲۔ رہبانیت اور اسلام، الندوہ، ۳/۶، اپریل ۱۹۰۹ء

۹۳۔ بدعت، الندوہ، ۸/۱۱، نومبر ۱۹۱۱ء

۹۴۔ بدعت، الندوہ، ۸/۱۲، دسمبر ۱۹۱۱ء

۹۵۔ مسئلہ وحدۃ الوجود اور اکابر اسلام، معارف، ۶/۱۰، دسمبر ۱۹۲۲ء

۹۶۔ حقیقت و مجاز، معارف، ۲/۳۰، اگست ۱۹۳۲ء

۹۷۔ رہبانیت اور اسلام، معارف، ۶/۳۲، دسمبر ۱۹۳۳ء

۹۸۔ رہبانیت اور اسلام، معارف، ۱/۳۳، جنوری ۱۹۳۴ء

۹۹۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۴/۳۵، اپریل ۱۹۳۵ء

۱۰۰۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۵/۳۵، مئی ۱۹۳۵ء

۱۰۱۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۶/۳۵، جون ۱۹۳۵ء

۱۰۲۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۲/۳۶، اگست ۱۹۳۵ء

۱۰۳۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۳/۳۶، ستمبر ۱۹۳۵ء

۱۰۴۔ تصوف کی اجمالی تاریخ، معارف، ۴/۳۶، اکتوبر ۱۹۳۵ء

۱۰۵۔ تصوف کا اثر علوم و فنون پر، معارف، ۱/۳۷، جنوری ۱۹۳۶ء

۱۰۶۔ صوفیانہ نظام اخلاق، معارف، ۴/۴۰، اکتوبر ۱۹۳۷ء

۱۰۷۔ صوفیانہ نظام اخلاق، معارف، ۵/۴۰، نومبر ۱۹۳۷ء

۱۰۸۔ تصوف کی تجدید و اصلاح، معارف، ۳/۴۱، مارچ ۱۹۳۸ء

(۹) فلسفہ و کلام

۱۰۹۔ فلسفہ شیخ الاشراق، الندوہ، ۳/۷، مارچ ۱۹۱۰ء

۱۱۰۔ مذہب اور عقل، الندوہ، ۷/۱۰، اکتوبر ۱۹۱۰ء

۱۱۱۔ روح الاجتماع، الندوہ، ۸/۳، مارچ ۱۹۱۱ء

۱۱۲۔ فرقہ شعوبیہ، الندوہ، ۸/۳، مارچ ۱۹۱۱ء

۱۱۳۔ مذہب اسلام اور علم و عقل، الندوہ، ۸/۷، جولائی ۱۹۱۱ء

۱۱۴۔ مستشرقین یورپ، الندوہ، ۸/۷، جولائی ۱۹۱۱ء

۱۱۵۔ مسئلہ ارتقاء، الندوہ، ۸/۹، ستمبر ۱۹۱۱ء

۱۱۶۔ مسئلہ ارتقاء، الندوہ، ۸/۱۰، اکتوبر ۱۹۱۱ء

۱۱۷۔ جنگ اور اخلاق، معارف، ۱/۳، ستمبر ۱۹۱۶ء

۱۱۸۔ ایک جدید فلسفہ تاریخ، معارف، ۱/۹، مارچ ۱۹۱۷ء

۱۱۹۔ اشتراکیت اور فوضونیت، معارف، ۱/۱۲، جون ۱۹۱۷ء

۱۲۰۔ کیا انسان کی اجتماعی زندگی ترقی کر رہی ہے، معارف، ۲/۵، نومبر ۱۹۱۷ء

۱۲۱۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۲/۶، دسمبر ۱۹۱۷ء

۱۲۲۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۳/۴، اکتوبر ۱۹۱۸ء

۱۲۳۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۳/۵، نومبر ۱۹۱۸ء

۱۲۴۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۳/۶، دسمبر ۱۹۱۸ء

۱۲۵۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۳/۷، جنوری ۱۹۱۹ء

۱۲۶۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۳/۸، فروری ۱۹۱۹ء

۱۲۷۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۴/۴، اپریل ۱۹۱۹ء

۱۲۸۔ فلسفہ لیبان، معارف، ۴/۵، مئی ۱۹۱۹ء

۱۲۹۔ مذہب اور عقلیات، معارف، ۵/۳، مارچ ۱۹۲۰ء

۱۳۰۔ نظام اخلاق، معارف، ۶/۵، نومبر ۱۹۲۰ء

۱۳۱۔ امام غزالی اور فلسفہ اخلاق، معارف، ۱۸/۳، ستمبر ۱۹۲۶ء

۱۳۲۔ سوشلزم کی مختلف حیثیتیں، معارف، ۱۹/۵، مئی ۱۹۲۷ء

۱۳۳۔ سوشلزم کے مختلف نظریے اور سوشیالسٹ قومیں، معارف ۱۹/۶، جون ۱۹۲۷ء

۱۳۴۔ سوشیالسٹ حکومت، معارف، ۱۹/۱، جولائی ۱۹۲۷ء

۱۳۵۔ سوشیالسٹ حکومت کے نتائج، معارف، ۳/۱۹، ستمبر ۱۹۲۷ء

۱۳۶۔ معتزلہ اپنی اصل شکل، معارف، ۳/۲۲، ستمبر ۱۹۲۸ء

۱۳۷۔ سوشیالسٹ سپاہی، معارف، ۱/۲۶، جولائی ۱۹۳۰ء

۱۳۸۔ اسلام اور تکمیل اخلاق، معارف، ۵/۳۱، مئی ۱۹۳۳ء

۱۳۹۔ امام رازی اور تنقید فلسفہ، معارف، ۳/۵۰، ستمبر اکتوبر ۱۹۴۲ء

۱۴۰۔ امام رازی اور تنقید فلسفہ، معارف، ۳/۵۰، اکتوبر ۱۹۴۲ء

۱۴۱۔ فلسفہ اشراق اور اسلام، معارف، ۱/۵۴، جولائی ۱۹۴۴ء

۱۴۲۔ فلسفہ اشراق اور اسلام، معارف، ۲/۵۴، اگست ۱۹۴۴ء

۱۴۳۔ اخوان الصفاء، معارف، ۱/۶۳، جنوری ۱۹۴۹ء

۱۴۴۔ اخوان الصفاء، معارف، ۲/۶۳، فروری ۱۱۴۹ء

۱۴۵۔ یونانی فلسفہ کے تاریخی ماخذ، معارف، ۴/۶۹، اپریل ۱۹۵۲ء

۱۴۶۔ یونانی فلسفہ کے تاریخی ماخذ، معارف، ۵/۶۹، مئی ۱۹۵۲ء

۱۴۷۔ یونانی فلسفہ کے تاریخی ماخذ، ۶/۶۹، جون ۱۹۵۲ء

(۱۰) تعلیمات

۱۴۸۔ قدیم عربی مدارس کی اصلاح ترکی میں، الندوہ، ۷/۷، جولائی ۱۹۱۰ء

۱۴۹۔ اندھوں کی تعلیم، الندوہ، ۸/۷، جولائی ۱۹۱۱ء

۱۵۰۔ تعلیم و تربیت (التربیتہ لاستقلالیہ)، معارف، ۱/۷، جنوری ۱۹۱۷ء

۱۵۱۔ تعلیم و تربیت (التربیتہ لاستقلالیہ)، معارف، ۸/۱، فروری ۱۹۱۷ء

۱۵۲۔ تعلیم و تربیت (التربیتہ لاستقلالیہ)، معارف، ۹/۱، مارچ ۱۹۱۷ء

۱۵۳۔ تعلیم و تربیت (التربیتہ لاستقلالیہ)، معارف، ۱۱/۱، مئی ۱۹۱۷ء

۱۵۴۔ تعلیم و تربیت ۔التربیتہ لاستقلالیہ)، معارف، ۱/۲، جولائی، ۱۹۱۷ء

۱۵۵۔ یورپ کا جدید طریقہ تعلیم، معارف، ۸/۲، فروری ۱۹۱۸ء

۱۵۶۔ تاتاری مسلمان اور تعلیم عربی، معارف، ۷/۳، جنوری ۱۹۱۹ء

۱۵۷۔ مسئلہ اصلاح تعلیم نفسیاتی اصول پر، معارف، ۴/۴۵، اپریل ۱۹۴۰ء

۱۵۸۔ مسئلہ اصلاح تعلیم نفسیاتی اصول پر، معارف، ۵/۴۵، مئی ۱۹۴۰ء
۱۵۹۔ مسئلہ اصلاح تعلیم نفسیاتی اصول پر، معارف، ۶/۴۵، جون ۱۹۴۰ء
۱۶۰۔ خطبہ صدارت اجلاس (ندوۃ العلماء لکھنؤ، الندوہ جدید، ۴/۳، اپریل ۱۹۴۲ء
۱۶۱۔ اسلام میں جانوروں پر شفقت کی تعلیم، معارف، ۳/۷۰، ستمبر ۱۹۵۲ء
۱۶۲۔ اسلامی علوم و فنون اور مستشرقین یورپ، معارف، ۶/۱۳۶، دسمبر ۱۹۸۵ء

(۱۱) طب

۱۶۳۔ تاریخ طب کے پوشیدہ ورق، معارف، ۶/۲۵، جون ۱۹۳۰ء
۱۶۴۔ اسلامی طب کی مختصر تاریخ، معارف، ۱/۶۱، جنوری ۱۹۴۸ء
۱۶۵۔ اسلامی طب کی مختصر تاریخ، معارف، ۲/۶۱، فروری ۱۹۴۸ء

(۱۲) تذکرہ

۱۶۶۔ شیخ شہاب الدین سہروردی، الندوہ، ۵/۳، جولائی ۱۹۰۶ء
۱۶۷۔ امام مسلم، الندوہ، ۱۱/۳، دسمبر ۱۹۰۶ء
۱۶۸۔ بیروت کی دو خاتونیں، الندوہ، ۷/۷، جولائی ۱۹۱۰ء
۱۶۹۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، الندوہ، ۹/۷، ستمبر ۱۹۱۰ء
۱۷۰۔ حضرت سلمان فارسیؓ الندوہ، ۱۰/۷، اکتوبر ۱۹۱۰ء
۱۷۱۔ خلفائے بنو امیہ، معارف ۵/۳، نومبر ۱۹۱۸ء
۱۷۲۔ اشرف علی خان، معارف، ۴/۹، اپریل ۱۹۲۲ء
۱۷۳۔ شاہ عبدالعلیم آسی، معارف، ۱/۱۷، جنوری ۱۹۲۶ء
۱۷۴۔ مہندسین اسلام، معارف، ۵/۱۷، مئی ۱۹۲۶ء
۱۷۵۔ نواب عماد الملک سید حسن بلگرامی، معارف، ۶/۱۷، جون ۱۹۲۶ء
۱۷۶۔ معجم البلدان اور یاقوت حموی، معارف، ۴/۲۶، اکتوبر ۱۹۳۰ء
۱۷۷۔ خواجہ حسن دہلوی، معارف، ۶/۳۴، دسمبر ۱۹۳۴ء
۱۷۸۔ مولانا کاتبی نیشاپوری، معارف، ۱/۴۶، جولائی ۱۹۴۰ء
۱۷۹۔ مولانا کاتبی نیشاپوری، معارف، ۲/۴۶، اگست ۱۹۴۰ء

۱۸۰۔ مولانا کاتبی نیشاپوری، معارف، ۳/۴۶، ستمبر ۱۹۴۰ء

۱۸۱۔ امام رازی ان کی تصنیفات، معارف، ۶/۴۶، دسمبر ۱۹۴۰ء

۱۸۲۔ عبدالطیف بغدادی، معارف، ۶/۵۳، جون ۱۹۴۴ء

(۱۳) اردو ادب

۱۸۳۔ شعر الہند کا ایک صفحہ، معارف، ۶/۴، دسمبر ۱۹۱۹ء

۱۸۴۔ شیخ مصحفی کا تذکرہ، معارف، ۲/۱۲، اگست ۱۹۲۳ء

۱۸۵۔ الحاد اور شاعری، معارف، ۴/۲۱، اپریل ۱۹۲۸ء

۱۸۶۔ شیریں و فرہاد، معارف، ۲/۲۲، اگست ۱۹۲۸ء

۱۸۷۔ ایک قدیم دکھنی شعر کی تشریح، معارف، ۱/۳۰، جولائی ۱۹۳۲ء

۱۸۸۔ مشاعرہ، معارف، ۴/۳۱، اپریل ۱۹۳۳ء

۱۸۹۔ خطبہ صدارت انجمن ادبیہ کان پور (اردو نثر) معارف، ۱/۴۹ جنوری ۱۹۴۲ء

۱۹۰۔ خطبہ صدارت، مشاعرہ اعظم گڑھ، معارف، ۴/۴۹، اپریل ۱۹۴۲ء

۱۹۱۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۴/۵۹، اپریل ۱۹۴۷ء

۱۹۲۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۵/۵۹، مئی ۱۹۴۷ء

۱۹۳۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۶/۵۹، جون ۱۹۴۷ء

۱۹۴۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۱/۶۰، جولائی ۱۹۴۷ء

۱۹۵۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۲/۶۰، اگست ۱۹۴۷ء

۱۹۶۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۳/۶۰، ستمبر ۱۹۴۷ء

۱۹۷۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۴/۶۰، اکتوبر ۱۹۴۷ء

۱۹۸۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۵/۶۰، نومبر ۱۹۴۷ء

۱۹۹۔ اقبال کا فلسفہ خودی، معارف، ۶/۶۰، دسمبر ۱۹۴۷ء

۲۰۰۔ فلسفہ ابلاغت، معارف، ۶/۶۷، جون ۱۹۵۱ء

۲۰۱۔ شاعری بطور پیشے کے، معارف، ۵/۷۱، مئی ۱۹۵۳ء

۲۰۲۔ اردو شاعری میں انقلاب کیونکر پیدا ہوا، معارف، ۶/۷۱، جون ۱۹۵۳ء

۲۰۳۔ اردو شاعری میں انقلاب کیونکر پیدا ہوا، معارف، ۷۲/۱، جولائی ۱۹۵۳ء

۲۰۴۔ اردو شاعری میں انقلاب کیونکر پیدا ہوا، معارف، ۷۲/۲، اگست ۱۹۵۳ء

۲۰۵۔ مواد شعر، معارف، ۷۳/۶، جون ۱۹۵۴ء

۲۰۶۔ دلی اور لکھنؤ کی شاعری اور ایک کا اثر دوسرے پر، معارف، ۷۷/۶، جون ۱۹۵۶ء

۲۰۷۔ دلی اور لکھنؤ کی شاعری اور ایک کا اثر دوسرے پر، معارف، ۷۸/۱، جولائی ۱۹۵۶ء

۲۰۸۔ دلی اور لکھنؤ کی شاعری اور ایک کا اثر دوسرے پر، معارف، ۷۸/۲، اگست ۱۹۵۶ء

۲۰۹۔ دلی اور لکھنؤ کی شاعری اور ایک کا اثر دوسرے پر، معارف، ۷۸/۳، ستمبر ۱۹۵۶ء

۲۱۰۔ قدیم و جدید شعراء اور انکی شاعری، معارف، ۸۱/۱، جنوری ۱۹۵۸ء

۲۱۱۔ قدیم و جدید شعراء اور ان کی شاعری، معارف، ۸۱/۲، فروری ۱۹۵۸ء

۲۱۲۔ قدیم و جدید شعراء اور ان کی شاعری، معارف، ۸۱/۳، مارچ ۱۹۵۸ء

۲۱۳۔ قدیم و جدید شعراء اور ان کی شاعری، معارف، ۸۱/۴، اپریل ۱۹۵۸ء

۲۱۴۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۷/۵، مئی ۱۹۵۸ء

۲۱۵۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۷/۶، جون ۱۹۵۸ء

۲۱۶۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۱، جولائی

۲۱۷۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۲، اگست

۲۱۸۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۳، ستمبر

۲۱۹۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۴، اکتوبر ۱۹۶۱ء

۲۲۰۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۵، نومبر ۱۹۶۱ء

۲۲۱۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۸/۶، دسمبر ۱۹۶۱ء

۲۲۲۔ اردو شاعری اور فن تنقید، معارف، ۸۹/۳، مارچ ۱۹۶۲ء

(۱۴) تنقید و تبصرہ

۲۲۳۔ دیوان حسرت موہانی، معارف، ۱/۹، مارچ ۱۹۱۷ء

۲۲۴۔ دیوان حسرت موہانی، معارف، ۱/۱۰، اپریل ۱۹۱۷ء

۲۲۵۔ مثنوی خواب و خیال -از میر اثر دہلوی)، معارف، ۲/۴، اکتوبر ۱۹۱۷ء

۲۲۶۔ مثنوی خواب و خیال۔ از میر اثر دہلوی)، معارف، ۴/۳، اکتوبر ۱۹۱۸ء

۲۲۷۔ دیوان فانی (از فانی بدایونی)، معارف، ۱/۱۰، جولائی ۱۹۲۲ء

۲۲۸۔ نشاط روح، معارف، ۱/۱۸، جولائی ۱۹۲۶ء

۲۲۹۔ مآثر صدیقی، معارف، ۲/۱۷، فروری ۱۹۲۶ء

۲۳۰۔ روح تنقید، معارف، ۲/۱۷، فروری ۱۹۲۶ء

۲۳۱۔ یادگار انیس، معارف، ۴/۱۷، اپریل ۱۹۲۶ء

۲۳۲۔ کلیات اقبال، معارف، ۶/۱۷، جون ۱۹۲۶ء

۲۳۳۔ وقار حیات، معارف، ۲/۱۸، اگست ۱۹۲۹ء

۲۳۴۔ دیوان شوق، معارف، ۱/۲۴، جولائی ۱۹۲۹ء

۲۳۵۔ تاریخ ادب اردو (از رام بابو سکسینہ)، معارف، ۴/۴۷، اپریل ۱۹۳۱ء

۲۳۶۔ جام صہبائی (از: اثر صہبائی)، معارف، ۶/۶۷، جون ۱۹۳۱ء

۲۳۷۔ کلیات عزیز (از: عزیز الدین عزیز)، معارف ۴/۲۹، اپریل ۱۹۳۲ء

۲۳۸۔ رباعیات سحابی، معارف، ۳/۳۰، ستمبر ۱۹۳۲ء

۲۳۹۔ نغمہ دل (از دل شاہجہانپوری)، معارف، ۱/۳۱، جنوری ۱۹۳۳ء

۲۴۰۔ جہاں آرزو (از' آرزو لکھنوی)، معارف، ۲/۳۹، فروری ۱۹۳۷ء

۲۴۱۔ بہارستان (از، مولانا ظفر علی خاں، معارف، ۱/۴۷، جنوری ۱۹۴۱ء

۲۴۲۔ کلیات الشعراء (سرخوش)، معارف، ۳/۵۱، مارچ ۱۹۴۳ء

۲۴۳۔ شفق (از' شفیق جونپوری)، معارف، ۵/۵۷، مئی ۱۹۴۶ء

۲۴۴۔ مرآۃ الشعراء دوم (از مولوی محمد یحیی تنہا)، معارف، ۴/۶۷، اپریل ۱۹۵۱ء

۲۴۵۔ نوائے بیدل (از بیدل عظیم آبادی)، معارف، ۱/۶۹، جنوری ۱۹۵۲ء

۲۴۶۔ گلبانگ (حافظ شمس الدین)، معارف، ۲/۷۱، فروری ۱۹۵۳ء

۲۴۷۔ اردو غزل (از یوسف حسین خاں)، معارف، ۳/۷۳، مارچ ۱۹۵۴ء

(۱۵) فارسی

۲۴۸۔ ایران کا قدیم خط، الندوہ ۱۰/۳، دسمبر ۱۹۰۶ء

۲۴۹۔ خوش قسمت حافظ اور بدنصیب خیام، معارف، ۵/۶، نومبر ۱۹۲۰ء
۲۵۰۔ فارسی شاعری اور فن تنقید، معارف، ۴/۸۷، اپریل ۱۹۶۱ء

(۱۶) عربی

۲۵۱۔ اخبار الحکماء قفطی، الندوہ، ۱/۸، جنوری ۱۹۱۱ء
۲۵۲۔ اخبار الحکماء قفطی، الندوہ، ۲/۸، فروری ۱۹۱۱ء
۲۵۳۔ خطابتہ العرب، معارف، ۲/۳، اگست ۱۹۱۸ء
۲۵۴۔ خطابتہ العرب، معارف، ۳/۳، ستمبر ۱۹۱۸ء
۲۵۵۔ فن تراجم و طبقات، معارف، ۳/۱۲، ستمبر ۱۹۲۳ء
۲۵۶۔ عربی نظم و نثر کی تاریخ، معارف، ۶/۶۴، دسمبر ۱۹۴۹ء
۲۵۷۔ عربی نظم و نثر کی تاریخ، معارف، ۱/۶۵، جنوری ۱۹۵۰ء
۲۵۸۔ عربی نظم و نثر کی تاریخ، معارف، ۲/۶۵، فروری ۱۹۵۰ء
۲۵۹۔ عربی شاعری مغلوں کے عہد میں، معارف، ۵/۱۱۶، نومبر ۱۹۷۵ء
۲۶۰۔ عربی شاعری مغلوں کے عہد میں، معارف، ۶/۱۱۶، دسمبر ۱۹۷۵ء

(۱۷) شاعری

۲۶۱۔ غزل، معارف، ۲/۱، اگست ۱۹۱۶ء
۲۶۲۔ غزل، معارف، ۴/۳، اپریل ۱۹۱۹ء
۲۶۳۔ غزل، معارف، ۳/۴، ستمبر ۱۹۱۹ء
۲۶۴۔ غزل، معارف، ۶/۴، دسمبر ۱۹۱۹ء
۲۶۵۔ غزل، معارف، ۳/۵، مارچ ۱۹۲۰ء
۲۶۶۔ غزل، معارف، ۲/۶، فروری ۱۹۲۲ء
۲۶۷۔ غزل، معارف، ۶/۲۳، جون ۱۹۲۹ء
۲۶۸۔ غزل، معارف، ۴/۳۸، اکتوبر ۱۹۳۶ء

(۱۸) متفرقات

۲۶۹۔ شکریہ و معذرت' الندوہ' ۷/۴' اپریل ۱۹۱۰ء

۲۷۰۔ علمی خبریں' الندوہ' ۷/۶' جون ۱۹۱۰ء

۲۷۱۔ جدید معلومات قدیم کتابوں میں' الندوہ' ۷/۹' ستمبر ۱۹۱۰ء

۲۷۲۔ خبریں' الندوہ' ۷/۱۲' دسمبر ۱۹۱۰ء

۲۷۳۔ شذرات' الندوہ' ۸/۵' مئی ۱۹۱۱ء

۲۷۴۔ مطبوعات جدیدہ' الندوہ' ۸/۷' جولائی ۱۹۱۱ء

۲۷۵۔ شذرات' معارف' ۱۶/۳' فروری ۱۹۲۵ء

۲۷۶۔ شذرات' معارف' ۱۷/۵' مئی ۱۹۲۶ء

۲۷۷۔ شذرات' معارف' ۱۷/۶' جون ۱۹۲۶ء

۲۷۸۔ وصف شہید یا شاہد' معارف' ۵۰/۲' اگست ۱۹۴۲ء